بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لقمان حکیم

تالیف
عظمت علی

فہرست

پیش لفظ

ماہ دسمبر ۲۰۱۵ سنہ ء کی بات ہے جب حقیر نے تعلیمات الٰہیہ اور حصول علوم اہل بیت علیہم السلام کی غرض سے پہلی دفعہ ایران میں قدم رکھا۔ شہر مقدس قم کا انتخاب کیا، داخلہ کی گفت وشنید کے بعد نتیجہ نکلا کہ ابھی کچھ روز کا انتظار درکار ہے، سو میں نے کسی بہترین کتب خانہ کی تلاش کی بابت استفسار کیا، احباب نے اقبال لائبریری کی ہدایت کی، وہاں اردو زبان کی کتابوں کا ذخیرہ دیکھ کر جی میں آیا کہ تفسیر قرآن کے حوالہ سے کچھ مطالعہ کیا جائے۔

جناب لقمان کے حکیم اور نبی ہونے کے سلسلے میں شکوک کا ازالہ مقصود تھا، مطالعہ شروع کیا، کافی دلچسپ باتیں سامنے آئیں، اسے مضمون کی شکل دی، پھر ذہن میں آیا کہ کیوں نہ اسے کتابچہ کی شکل دے دی جائے، اب ان مضامین کا مجموعہ کتابچہ کی شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس تحریر میں حتی المقدور کوشش یہ رہی ہے کہ مطالب کو مکمل حوالہ جات سے مزین کیا جائے۔ اس لئے بعض معلومات کی عدم تصدیق کے سبب اسے معرض تحریر میں نہیں لایا گیا۔

یہ میری زندگی کا پہلا کتابچہ ہے، غلطیاں تو ہوں گی۔ لہٰذا مؤدبانہ گذارش ہے کہ کتاب میں موجود خامیوں کی جانب ضرور متوجہ کریں تاکہ آئندہ اسے بہتر صورت میں پیش کیا جاسکے۔

محتاج دعا
عظمت علی

ای میل: rascov205@gmail.com

تقریظ

حضرت لقمان ان بزرگ شخصیات میں سے ایک ہیں جن کا نہ صرف قرآن مجید میں ذکر ہوا ہے بلکہ آپ کے نام سے ایک مکمل سورہ بھی نازل ہوا ہے۔نگاہ پروردگار میں آپ کی عظمت و بزرگی کے لیے بس یہی کافی ہے کہ آپ کی تعلیمات کو اللہ کی کتاب نے ہمیشہ ہمیشہ کے محفوظ کر لیا ہے۔روایات اور ہمارے معاشرے میں جب کبھی حکمت کا تذکرہ ہوتا ہے تو آپ ہی کی ذات مرکز قرار پاتی ہے۔

اردو زبان و ادب میں بھی 'لقمان کو حکمت سکھانا' اور ' وہم کی دوا تو لقمان کے پاس بھی نہیں' کے محاورے عام ہیں۔فارسی ادب میں بھی ' حکمت بہ لقمان آموختن' جیسا مقولہ اشارہ کرتا ہے کہ آپ کی ذات حکمت کا خزانہ ہے۔عکرمہ، اسدی اور شعبی اگرچہ آپ کی نبوت کے قائل ہیں جبکہ اکثریت نے آپ کو حکیم ہی تسلیم کیا ہے۔

بہرحال حکیم لقمان نبی تھے، پیغمبر تھے یا پھر حکیم، لیکن اتنا ضرور ہے کہ انہوں نے اپنے فرزند انعم کو جو نصیحتیں فرمائی ہیں اور جس کا ذکر قرآن مجید کے سورہ لقمان میں ہے، وہ پیغام الٰہی ہی تو ہے۔

خیر! عظمت علی کا تحریر کردہ کتابچہ حکیم لقمان، ہے تو کتابچہ، مگر کم صفحے میں باتیں مدلل اور مستند طریقے سے پیش کی گئی ہیں جو غالباً موٹی موٹی کتابوں سے بھی حاصل نہیں ہو سکتیں۔یہی وجہ ہے کہ اس کی افادیت اور عظمت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔مؤلف نے یہ کتابچہ اس وقت تحریر کیا جب وہ ایران میں تعلیم حاصل کر رہے تھے، اس دوران انہوں نے کتب خانہ سے استفادہ کرتے ہوئے، اپنے آرام اور گھومنے پھرنے کے اوقات کا بہترین استعمال کیا۔یہ کتابچہ مختصر سہی مگر جامع و مستند معلومات پر مبنی ہے۔امید ہے کہ اہل علم میں اس کو حسن مقبولیت حاصل ہوگی۔آمین!

ڈاکٹر سلیم احمد
ایڈیٹر سہ ماہی رسالہ ادبی نشیمن

جناب لقمان کا اجمالی تعارف

یوں تو اس دار فانی میں بے شمار لوگوں نے آنکھیں کھولیں لیکن صرف انگشت شمار افراد ہی امر رہے ہیں جن میں جناب لقمان کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے، آپ کون تھے اور کس زمانہ میں زندگی بسر کی ہے، اس سلسلے میں اصحاب اور علمائے سیر نے اختلاف نظر کیا ہے۔

صاحب روح المعانی نے لکھا ہے کہ آپ جناب ایوبؑ کی بہن کے بیٹے تھے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ ان کی خالہ کے بیٹے تھے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ آزر کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کے والد کا نام 'باعوراء اور عنقا' لکھا گیا ہے۔ آپ ایک ہزار سال تک زندہ رہے۔ حضرت داؤدؑ کا زمانہ پایا اور ان سے علم بھی حاصل کیا۔

واقدی سے نقل ہے کہ آپ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفیٰ ؐ کے درمیانی زمانہ میں گزرے۔

(تفسیر انوار البیان، محقق محمد عاشق الٰہی جلد ۴ صفحہ ۳۳۸ طبع دار الاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی پاکستان)

علامہ ذیشان حیدر جوادی انوار القرآن کے حاشیہ میں تحریر کرتے ہیں کہ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھائی کے پوتے، حضرت ایوبؑ کے بھانجے تھے اور حضرت یونسؑ کے زمانہ تک زندہ رہے۔

(انوار القرآن صفحہ ۶۵۷ ناشر انصاریان پبلیکیشنز، قم، ایران)

بعض لوگوں نے آپ کا سلسلہ نسب انبیاء سے ملایا ہے کہ آپ حضرت حضرت ابراہیمؑ کے بھائی راخور ابن تارخ کے پوتے اور جناب ایوب کے بھانجے تھے۔

(سورہ لقمان حاشیہ فرمان علی)

آپ کا وطن

بعض تواریخ میں ملتا ہے کہ آپ مصر اور سوڈان کے لوگوں میں سیاہ رنگ کے غلام تھے ۔باوجود یکہ ان کا چہرہ خوبصورت نہیں تھا لیکن روشن دل اور مصفا روح کے مالک تھے ۔

(تفسیر نمونہ زیر نظر آیۃ ا۔۔۔ناصر مکارم شیرازی جلد ۹ صفحہ ۴۳۱ ناشر مصباح القرآن ٹرسٹ)

بعض حضرات نے انہیں قوم عاد اور ثمود کی ایک فرد اور یمن کا بادشاہ قرار دیا ہے ۔مگر جو کچھ فریقین کی زیادہ تر روایات سے ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آپ حبشہ کے رہنے والے ایک سیاہ فام غلام تھے جو بعد میں آزاد کردئے گئے تھے اور جناب داؤد کے ہم عصر تھے ۔ان کا وطن 'نوبہ' تھا جو کہ مصر کے جنوب اور سوڈان کے شمال کے واقع ہے مگر مدین وار یلہ (موجودہ نام عقبہ) میں رہتے تھے ۔

(تفسیر فیضان الرحمٰن مفسر الشیخ محمد حسین نجفی جلد ۷ صفحہ ۳۳۱ طبع ثناء پریس سرگودھا)

تاریخ قدیم میں لقمان نام کی ایک اور شخصیت کا پتہ چلتا ہے جو عاد ثانی (قوم ثمود) میں ایک نیک بادشاہ ہو کر گزرا ہے اور خالص عرب نژاد ہے ۔

ابن جریر، ابن کثیر اور سہیلیش جیسے مؤرخین کی رائے یہ ہے کہ مشہور لقمان افریقی النسل تھا اور عرب میں ایک غلام کی حیثیت سے آیا تھا۔ چنانچہ یہ لوگ ان کے نسب نامہ کو یوں بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ سوڈان کے 'نوبی' قبیلہ سے تھا اور پستہ قد، بھاری بدن اور سیاہ رنگ تھا۔ ہونٹ موٹے، ہاتھ اور پیر بھدے تھے ۔مگر نہایت نیک، عابد و زاہد، صاحب حکمت اور دانا تھا۔ اللہ نے اس کو حکمت سے حصہ وافر عطا کیا تھا۔

اور بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ حضرت داؤدؑ کے زمانہ میں عہدہ قضاوت پر مامور ہو گیا تھا۔

(قصص القرآن، تالیف محمد حفظ الرحمان، جلد ۳ اور ۴ صفحہ ۳۶ طبع دارالاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ ، کراچی پاکستان)

آپ کا شغل

آپ کے شغل کے سلسلے میں متعدد اقوال ہیں جنہیں ذیل میں پیش کیا جارہا ہے:

(۱) آپ نجار تھے یعنی بڑھی گیری کا کام کرتے تھے۔

(۲) گدے اور تکیہ بناتے تھے۔

(۳) درزی کا کام کرتے تھے۔

(۴) بکریاں چرایا کرتے تھے۔

(تفسیر انوار البیان، محقق محمد عاشق الٰہی جلد ۴ صفحہ ۳۳۸ طبع دارالاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی پاکستان)

ابن عباس فرماتے ہیں کہ آپ حبشی غلام تھے اور نجاری کا پیشہ کرتے تھے۔

(قصص القرآن، تالیف محمد حفظ الرحمان، جلد ۳ اور ۴ صفحہ ۷ ۳ طبع دارالاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ

، کراچی پاکستان)

لفظ حکمت کی وضاحت

حکمت کا لفظ قرآن مجید میں متعدد معانی میں استعمال ہوا ہے جیسے علم، عقل، حلم و بردباری ،نبوت اور اصابت رائے۔

ابوحیان کا قول ہے کہ حکمت سے مراد وہ کلام ہے جس سے لوگ نصیحت حاصل کریں اور ان کے دلوں پر مؤثر بھی ہو اور جس کو لوگ محفوظ ہو کر دوسروں تک پہونچائیں۔

ابن عباس نے فرمایا: حکمت سے مراد عقل وفہم اور ذہانت ہے۔

بعض حضرات نے فرمایا: علم کے مطابق عمل کرنا حکمت ہے۔

(معارف القرآن، مفتی محمد شفیع جلد ۷ صفحہ ۳۵ تا ۳۶ طبع ادارۃ المعارف، کراچی، پاکستان)

نوٹ: ترجمہ کی تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ یہ روایت تفسیر انوار البیان میں بھی موجود ہے اور ذہانت کے لفظ کی جگہ سمجھداری کا استعمال ہوا ہے۔

علامہ راغب اصفہانی نے روح المعانی میں تحریر کیا ہے کہ اس سے مراد موجودات کی معرفت اور اچھے کام کرنا ہے۔

رازی نے کہا کہ علم کے مطابق عمل کرنا مراد ہے اور بعض حضرات کا کہنا ہے کہ علم اور عمل دونوں کی پختگی مراد ہے۔

(تفسیر انوار البیان، محقق محمد عاشق الٰہی جلد ۴ صفحہ ۳۳۹ طبع دارالاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی پاکستان)

جناب لقمان نبی تھے یا حکیم؟

حضرت لقمان کا نام قرآن مجید کی سورہ لقمان کی دو آیات میں آیا ہے۔کیا آپ پیغمبر تھے یا صرف ایک دانا اور صاحب حکمت انسان؟

قرآن کریم میں اس کی کوئی وضاحت نہیں ملتی تاہم اس کا لب ولہجہ اس بات کی طرف نشاندہی کر رہا ہے کہ وہ پیغمبر نہیں تھے جیسا کہ اکثر مؤرخین نے اس کی تائید کی ہے۔لیکن بعض حضرات جیسے عکرمہ، اسدی اور شعبی وغیرہ ان کی نبوت کے قائل ہیں۔

(تفسیر فیضان الرحمٰن مفسر الشیخ محمد حسین نجفی جلد ۷ صفحہ ۳۳۱ طبع ثناء پریس سرگودھا)

عام طور پر پیغمبروں کے بارے میں جو گفتگو ہوتی ہے اس میں رسالت، توحید کی طرف دعوت ،شرک اور ماحول میں موجود بے راہ روی سے نبرد آزمائی، رسالت کی ادائیگی کے سلسلے میں کسی قسم کی اجرت کا طلب نہ کرنا، نیز امتوں کو بشارت و انذار کے مسائل وغیرہ دیکھنے میں آتے ہیں۔جبکہ آپ کے بارے میں ان مسائل میں سے کوئی بھی مسئلہ بیان نہیں ہوا ہے۔صرف ان کے پند و نصائح بیان ہوئے ہیں، جو اگرچہ خصوصی طور پر تو ان کے فرزند کے لئے ہیں لیکن ان کا مفہوم عمومی حیثیت کا حامل ہے اور یہی چیز اس بات پر گواہ ہے کہ وہ صرف ایک مرد حکیم و دانا تھے۔جو حدیث پیغمبر گرامی سے نقل ہوئی ہے، اس طرح درج ہے۔

'حقا اقول لم یکن لقمان نبیا ولکن کان عبدا کثیر التفکر، حسن الیقین، احب اللہ فاحبه ومن علیه بالحمك'

سچ تو یہ ہے کہ لقمان پیغمبر نہیں تھے بلکہ وہ اللہ کے ایسے بندے تھے جو زیادہ غور وفکر کیا کرتے تھے۔ان کا ایمان و یقین اعلیٰ درجہ پر فائز تھا۔خدا کو دوست رکھتے تھے اور خدا بھی ان کو دوست رکھتا تھا اور اللہ نے انہیں اپنی نعمتوں سے مالا مال کر دیا تھا۔

(تفسیر نمونہ زیر نظر آیت ا۔۔ناصر مکارم شیرازی جلد ۹ صفحہ ۳۱ ،ناشر مصباح القرآن ٹرسٹ)

'وعن سعید بن مسیب۔۔۔اعطاہ اللہ الحکمة ومنعه النبوة'

اللہ نے اگرچہ ان کو نبوت نہیں عطا کی لیکن حکمت و دانائی سے حصہ وافر عطا فرمایا تھا۔

(تفسیر ابن کثیر بحوالہ قصص القرآن۔۔۔)

'والمشھور عن الجمھور انہ کان حکیما ولیا ولم یکن نبیا'

اور جمہور کا مشہور قول ہے کہ لقمان خدا کے ولی اور حکیم و دانا تھے لیکن نبی نہیں تھے۔

(قصص القرآن ،تالیف محمد حفظ الرحمان ،جلد ۳اور ۴ صفحہ ۴۲ طبع دارالاشاعت اردو بازار،ایم اے جناح روڈ ،کراچی پاکستان)

بغوی نے کہا ہے کہ اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ فقیہ اور حکیم تھے لیکن نبی نہیں تھے۔

ابن کثیر نے قتادہ سے اس سلسلے میں ایک عجیب وغریب روایت نقل کی ہے کہ اللہ نے جناب لقمان کو اختیار دیا تھا کہ نبوت لے لو یا حکمت؟

انہوں نے حکمت کو اختیار کیا۔

بعض دوسری روایت میں ہے کہ ان کو نبوت کا اختیار دیا گیا تھا۔

انہوں نے عرض کیا: اگر قبول کرنے کا حکم ہے تو سر آنکھوں پر ورنہ مجھے معاف فرمائیں۔

(معارف القرآن، مفتی محمد شفیع جلد ۷ صفحہ ۳۴ طبع ادارۃ المعارف، کراچی، پاکستان)

حکمت عطا کئے جانے کے اسباب

جب یہ بات مسلم ہے کہ جناب لقمان نبی نہیں بلکہ ایک دانا و حکیم شخص تھے تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی حکمت کے اسباب و علل بھی بیان کئے جائیں۔

روایت میں وارد ہوا ہے کہ ایک مرتبہ آپ کسی مجلس میں وعظ فرما رہے تھے کہ تبھی ایک چرواہے نے آپ کو دیکھ کر کہا: کیا تو وہی نہیں ہے جو میرے ساتھ فلاں جگہ بکریاں چرایا کرتا تھا؟

آپ نے فرمایا: ہاں! میں وہی ہوں۔

اس نے کہا کہ پھر تجھے یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوا؟

آپ نے فرمایا: سچ بولنے اور بے کار کلام نہ کرنے سے۔

دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے اپنی بلندی کی وجہ ''اللہ کا فضل، امانت کی ادائیگی، کلام میں سچائی اور بے نفع کاموں کو چھوڑ دینے'' کو بتایا ہے۔

(ابن کثیر، مفسر ابوالفداء اسمٰعیل ابن عمر ابن کثیر، جلد ۴ صفحہ ۴۹ ناشر، فواز نیاز، مطبع نواز پرنٹنگ پریس، لاہور)

روایت میں وارد ہوا ہے کہ ایک شخص نے لقمان سے کہا کہ کیا ایسا نہیں ہے کہ آپ ہمارے ساتھ مل کر بکریاں چرایا کرتے تھے؟

آپ نے جواب دیا: ہاں! ایسا ہی ہے۔

اس نے پوچھا: تو پھر آپ کو یہ سب علم و حکمت کہاں سے نصیب ہوا؟

آپ نے فرمایا: 'قدر اللہ واداء الامان وصدق الحدیث والصمت عمالا یعنی'

اللہ کی قدرت، امانت کی ادائیگی، بات کی سچائی اور جو چیز مجھ سے تعلق نہیں رکھتی اس سے خاموشی اختیار کرنے سے۔

(مجمع البیان در ضمن تفسیر سورہ لقمان)

بعض روایت میں وارد ہوا ہے کہ حضرت لقمان نے فرمایا: چند کام ایسے ہیں جنہوں نے مجھے اس درجہ پر فائز کیا۔ اگر تم بھی اختیار کرلو تو تم بھی اس مقام و مرتبہ تک رسائی کرلو گے، اور وہ مندرجہ ذیل ہیں؛

اپنی نگاہوں کو پست رکھنا، زبان کو قابو میں رکھنا، حلال روزی پر قناعت کرنا، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنا، بات میں سچائی پر قائم رہنا، عہد کو پورا کرنا، مہمان کا اکرام کرنا، پڑوسی کی حفاظت کرنا، فضول کام اور فضول کلام کو ترک کرنا۔

(معارف القرآن، مفتی محمد شفیع جلد ۷ صفحہ ۵۳ طبع ادارۃ المعارف، کراچی، پاکستان)

موطا امام مالک میں ہے کہ جناب لقمان سے دریافت کیا گیا کہ آپ کو علم و فضل ملنے کا سبب کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: تین باتوں پر عمل کرنے سے یہ مقام حاصل ہوا ہے۔

(۱) سچی باتیں کرنا۔

(۲) امانت ادا کرنا۔

(۳) بے مطلب کاموں کو چھوڑ دینا۔

(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۴۴۵)

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: بے شک جو حکمت جناب لقمان کو عنایت ہوئی تھی وہ ان کے حسب ونسب، مال و جمال اور جسم کی بناء پر نہ تھی۔ بلکہ وہ ایک ایسے مرد تھے جو حکم خدا کی انجام دہی میں قوی اور طاقت ور تھے۔ گناہ اور شبہات سے اجتناب کرتے تھے۔ بہت زیادہ ساکت اور خاموش رہتے تھے۔ خوب غور و خوض کے ساتھ دیکھا کرتے تھے۔ بہت زیادہ سوچا کرتے تھے۔ تیز بین اور دن کے اول حصہ میں کبھی نہیں سوتے تھے۔ مجالس میں متکبرین کی طرح تکیہ نہیں لگاتے تھے۔ آداب کو پوری طرح مدنظر رکھتے تھے۔ لعاب دہن نہیں پھینکتے۔ کسی چیز سے کھیلتے نہیں۔ کبھی بھی غیر مناسب حالت میں انہیں دیکھا نہیں گیا۔۔۔۔ جب بھی دو آدمیوں کو لڑتا جھگڑتا دیکھتے ان کے درمیان صلح کرا دیتے۔ اگر کسی سے کوئی اچھی بات سنتے تو اس کا حوالہ، ماخذ اور تشریح تفسیر ضرور پوچھتے۔ فقہاء و علماء کے ساتھ زیادہ نشست و برخاست رکھتے۔۔۔۔ ایسے علوم کی طرف جاتے جن کے ذریعہ ہوائے نفس پر غالب آسکیں۔ اپنے نفس کا علاج، قوت فکر و نظر، سوچ بچار اور عبرت سے کرتے اور صرف ایسے کام کی طرف جاتے جو ان کے دین اور دنیا کے لئے سودمند ہو۔ جو امور ان سے متعلق نہیں ہوتے اس میں دخل اندازی نہیں کرتے۔ اسی بناء پر اللہ نے انہیں حکمت و دانائی عطا کی تھی۔

(تفسیر نمونہ زیر نظر آیتہ ا۔۔ ناصر مکارم شیرازی جلد ۹ صفحہ ۴۳۴ ناشر مصباح القرآن ٹرسٹ)

مختلف آثار میں جناب لقمان کے چند اخلاق و اطوار بیان کئے گئے ہیں جن کے سبب ان کو حکمت عطا ہوئی تھی منجملہ:

خدا کے نیکو کار بندے تھے۔

دن میں سوتے نہیں تھے۔

محفل میں تکیہ کا سہارا نہیں لیتے تھے۔

اس قدر با حیا تھے کہ ان کو پیشاب و پاخانہ اور غسل کرتے کبھی کسی نے نہیں دیکھا۔

کسی چیز سے کھیلتے نہیں تھے۔

خوف خدا سے ہنستے نہیں تھے۔

دنیا کی کوئی چیز مل جاتی تو خوش نہیں ہوتے تھے اور اگر کوئی چیز ضائع ہو جاتی تو غمزدہ نہیں ہوتے تھے۔

کبھی کسی سے جھگڑا نہیں کرتے تھے۔

لڑنے والوں میں صلح کراتے تھے۔

کوئی اچھی بات سنتے تو قائل سے اس کی وضاحت کراتے اور پھر اسے یاد کر لیتے۔

فقہاء و حکماء کی ہمنشینی اختیار کرتے تھے۔

حکام کی تفتیش اور ان پر تنقید کیا کرتے تھے وغیرہ۔

(تفسیر صافی در ضمن سورہ لقمان)

واقعات

(بہترین و بدترین)

ایک روز ان کے مالک نے کہا کہ بکری ذبح کرو اور ان کے دو بہترین اور نفیس ٹکڑے میرے پاس لاؤ۔

آپ دل اور زبان لے گئے۔

کچھ دنوں بعد، پھر ان کے آقا نے یہی حکم دیا اور کہا کہ آج اس کے سارے گوشت میں سے جو بدترین اور خبیث ٹکڑے ہوں وہ لانا۔

آپ پھر وہی دو چیزیں لے گئے۔مالک نے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ بہترین ٹکڑے تجھ سے مانگے تو یہی دو لایا اور بدترین ٹکڑے مانگے تو تو نے پھر یہی لا دیئے۔مسئلہ کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: جب یہ اچھے رہیں تو ان سے بہتر جسم کا کوئی عضو نہیں اور جب یہ برے بن جائیں تو پھر سب سے بدتر بھی یہی ہیں۔

(ابن کثیر، مفسر ابوالفداء اسمٰعیل ابن عمر ابن کثیر، جلد ۴ صفحہ ۴۹ ناشر، فواز نیاز، مطبع نواز پرنٹنگ پریس، لاہور اور تفسیر ثعلبی اور بیضاوی میں یہی واقعہ سورہ لقمان کے ضمن میں بیان ہوا ہے)

خلافت یا حکمت

ایک دن جناب لقمان دوپہر کے وقت آرام فرمارہے تھے کہ اچانک انہوں نے ایک آواز سنی ۔اے لقمان! کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ آپ کو زمین میں خلیفہ قرار دے تا کہ آپ لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کریں؟

آپ نے اس کے جواب میں فرمایا: اگر میرا پرودگار مجھے اختیار دے تو میں عافیت کی راہ کو قبول کروں گا۔کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اگر اس قسم کی ذمہ داری میرے کاندھوں پر ڈال دے گا تو یقیناً وہ میری مدد بھی فرمائے گا اور مجھے لغزشوں سے بھی محفوظ رکھے گا۔

فرشتوں نے جبکہ وہ آپ کو دیکھ رہے تھے کہا کہ اے لقمان! ایسا کیوں؟

انہوں نے جواب دیا: اس لئے کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنا سخت ترینکام ہے اور اہم ترین مرحلہ ہے اور ہر طرف سے ظلم وستم کی موجیں اس کی طرف متوجہ ہیں ۔اگر خدا انسان کی حفاظت کرے تو وہ نجات پائے گا لیکن اگر خطا کی راہ پر چلے تو یقیناً جنت کی راہ سے منحرف ہو جائے گا اور جس شخص کا سر دنیا میں جھکا ہو اور آخرت میں بلند ہو اس سے بہتر ہے کہ جس کا سر دنیا میں بلند اور آخرت میں جھکا ہو اور جو شخص دنیا کو آخرت پر ترجیح دے وہ نہ دنیا کو پاسکے گا اور نا ہی آخرت کو حاصل کر سکے گا۔

فرشتہ آپ کی اس دلچسپ اور منطقی باتوں سے متعجب ہوا۔آپ نے یہ بات کہی اور سو گئے ۔تب خدا نے نور حکمت ان کے دل میں ڈال دیا۔جس وقت بیدار ہوئے تو ان کی زبان پر حکمت کی باتیں جاری تھیں۔

(مجمع البیان مفسر شیخ طبرسی درضمن سورہ لقمان جلد ۸ صفحہ ۳۱۶)

بھلائی اسی میں ہے!

جناب لقمان کا ایک فرزند مصائب و آلام میں مبتلا تھا اور اس کا شکوہ کیا کرتا تھا۔آپ جتنا بھی سمجھاتے کہ بیٹا! بھلائی اسی میں ہے لیکن وہ قبول کرنے کو تیار نہ تھا۔آپ اس بات کی طرف متوجہ تھے کہ کوئی ایسا موقع آئے جب میں اس نکتہ کا راز بتاؤں۔

ایک روز آپ نے اپنے فرزند کے ساتھ کسی دیہات میں سفر کرنے کا پختہ ارادہ کیا۔وہ دونو ں حضرات ایک خچر پر سوار ہوئے اور چلنے لگے۔تھوڑا سا راستہ چلے تھے کہ جانور کا پاؤں کسی وجہ سے ٹوٹ گیا اور وہ حرکت نہ کر سکا۔فرزند نے شکایت کی۔

آپ نے فرمایا: بیٹا! بھلائی اسی میں ہے۔پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں! اس کے بعد وہ دونوں پیدل چلنے لگے۔اس بار ابھی تھوڑی دور تک ہی چلے تھے کہ فرزند کا پیر لڑکھڑایا اور اس کے پاؤں میں چوٹ آگئی اور اب وہ چلنے سے معذور ہو گیا۔اب دونوں نے مجبوراً اسی جگہ رات بسر کی۔اس امید پر کہ ہوسکتا ہے کہ آسانی کی کوئی راہ نکل آئے۔بیٹا چیخنے، چلانے اور شکوہ کرنے لگا۔

باپ نے پھر وہی جواب دیا: بیٹا! بھلائی اسی میں ہے۔جب صبح ہوئی تو دونوں کسی قافلہ کے ہمراہ اس دیہات میں پہونچ گئے۔(وہاں وہ لوگ) نہایت ہی برے اور تعجب خیز منظر سے دو چار ہوئے۔یعنی مقتولین اور زمین پر پڑے ہوئے جنازے دیکھے۔جب ان کے مرنے کا سبب پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ گذشتہ شب کو دشمنوں نے شب خوں مارا ہے اور ان تمام لوگوں کو قتل کر دیا۔

جناب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے بیٹے! دیکھا! میں نے کہا تھا نا کہ بھلائی اسی میں ہے! اگر وہ سارے مصائب وحوادث ہم پر پڑتے تو اس وقت ہم بھی انہیں مقتولین میں سے ہوتے۔

(چہل حدیث وچہل داستان صفحہ ۱۱)

دیانت داری کا پھل

ایک دفعہ مالک نے تمام غلاموں کو پھل توڑنے کے لئے باغ بھیجا۔ سب نے پھل کھا لئے لقمان نے انکار کر دیا اور ان لوگوں نے واپس آ کر الٹے آپ ہی کی شکایت کر دی۔

مالک نے لقمان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ قے کی دوا دے کر سب کو قے کرائی جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور سب کے پیٹ سے مال حرام برآمد ہوا اور لقمان کی عزت میں اضافہ ہو گیا۔

(انوار القرآن، ترجمہ وتفسیر علامہ ذیشان حیدر جوادی، ناشر انصاریان پبلیکیشنز قم، ایران)

اپنے فرزند کو چند منتخب نصیحتیں

اللہ جل جلالہ

بیٹا! خبردار کسی کو اللہ کا شریک نہ بنانا کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

(سورہ لقمان آیت ر ۱۳)

بیٹا! اللہ کو پہچانو

(تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین محلی وعلامہ جلال الدین سیوطی، جلد ۵ صفحہ ۶۹ مکتبہ، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان)

بیٹا! یادِ الٰہی سے غافل مت ہو۔

بیٹا! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ریاکاری مت کرو تاکہ لوگ اس کی وجہ سے تمہاری عزت کرنے لگیں جبکہ حقیقت میں تمہارا دل گنہگار رہو۔

بیٹا! اللہ سے صدق، نفس سے قہر، مخلوق سے انصاف، بزرگوں کی خدمت گزاری، چھوٹوں پر شفقت، درویشوں کی موافقت، دشمنوں سے بردباری، علماء سے تواضع اور جاہلوں کو نصیحت کرتے ہوئے زندگی گزارو۔

(تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین محلی وعلامہ جلال الدین سیوطی، جلد ۵ صفحہ ۷۰ مکتبہ، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان)

بیٹا!۔۔۔اللہ کو ہر جگہ یاد کرو اس لئے کہ اس نے تمہیں ہوشیار کیا ہے اور آگاہ بھی۔

بیٹا! اللہ سے اس طرح ڈرو کہ اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو اور اس سے اس طرح امید لگائے رہو کہ اس کے عذاب سے مطمئن نہ ہو۔

بیٹا! وہ کون شخص ہے جس نے اللہ کی عبادت کی ہو اور اس نے اس کی مدد نہ کی ہو؟ وہ کون شخص ہے جس نے اللہ کو تلاش کیا ہو اور اسے نہ پایا ہو؟ وہ کون شخص ہے جس نے اللہ کو یاد کیا ہو اور اس نے اسے یاد نہ کیا ہو؟ وہ کون شخص ہے جس نے اللہ پر توکل کیا ہو اور اس نے اسے

دوسروں کے حوالہ کر دیا ہو؟ وہ کون شخص ہے جس نے اللہ کی بارگاہ میں تضرع کیا ہو اور اس نے اسے اپنی رحمت اور لطف کا حقدار نہ قرار دیا ہو؟

بیٹا! کیا کسی شخص نے اللہ کو ڈھونڈا اور نہ پایا ہو؟ کیا کسی شخص نے اللہ کی پناہ لی اور اس نے اس کی پشت پناہی نہ کی ہو اور کیا کسی شخص نے اس پر توکل کیا اور اس نے اسے بے نیاز نہ کیا ہو؟

بیٹا! اللہ سے اپنی حاجات طلب کرو۔ وہ کون ہے جس نے اس کو طلب کیا ہو اور اس نے اسے عطا نہ کیا ہو یا وہ کون ہے جس نے اس پر اعتماد کیا ہو اور اس نے اسے نجات کی راہ نہ دکھائی ہو؟

اخلاق

بیٹا! تم ہرگز غیر سنجیدہ، بداخلاق اور پست حوصلہ مت بنو۔ اس لئے کہ بری عادتیں اختیار کرنے کے بعد تمہارا کوئی دوست باقی نہیں رہے گا۔ اپنے نفس کو آمادہ رکھو کہ وہ ہر معاملہ میں صابر اور باحوصلہ رہے۔ مشکلات دور کرنے میں اپنے بھائیوں کو صبر اور تحمل کا خراج دو۔ ہر ایک کے ساتھ اچھا اخلاق رکھو۔ اگر تم قرابت داروں سے صلح رحمی اور دوستی کا رابطہ نہیں رکھ سکتے ہو تو بھی خوش اخلاق اور کشادہ روئی کو ترک نہ کرو۔ اس لیے کہ جو شخص اپنے اخلاق کو بہتر بناتا ہے اسے اچھے لوگ دوست رکھتے ہیں اور برے لوگ اس سے دوری اختیار کرتے ہیں۔

(بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۴۱۹)

ادب

بیٹا! اگر تم نے بچپن میں ادب سیکھا ہو گا تو بڑے ہو کر اس سے فائدہ اٹھاؤ گے۔ جو شخص بھی ادب اور معرفت کا طلب گار ہوتا ہے وہ اس راہ میں اہتمام اور کوشش کرتا ہے۔ لہٰذا ادب آموزی کو اپنا شیوہ بنالو اور سستی و کاہلی سے پرہیز کرو۔ ہاں! بیشک! ادب زندگی کا سرمایہ ہے۔ جس نے اسے پالیا اس نے بڑا خزانہ پالیا۔

(بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۴۱۹)

بیٹا! تم ادب اور تربیت کو ہمیشہ اپنی عادت اور اخلاق قرار دو۔ اس لئے کہ تم گذشتہ لوگوں کے جانشین اور آنے والوں کے لئے نمونہ ہو کہ تمہارے ادب سے بعد والے استفادہ کریں گے۔ رغبت

کرنے والے تمہارے ادب سے امید لگائے بیٹھے ہیں اور ڈرنے والے رعب و دبدبہ سے خوف کھائیں گے۔

(بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۴۱۱)

آداب مجلس

بیٹا! جب کسی نشست میں داخل ہوتو پہلے سلام کرو، پھر ایک جانب بیٹھ جاؤ اور جب تک اہل مجلس کی گفتگو نہ سن لو اپنی بات کو آغاز نہ کرو۔ اگر وہ ذکر خدا میں مشغول ہیں تو تم بھی اس میں حصہ لو اور اگر وہ فضولیات میں محو کلام ہیں تو تم وہاں سے الگ ہو جاؤ اور دوسری جانب کسی عمدہ مجلس میں چلے جاؤ۔

(قصص القرآن، تالیف محمد حفظ الرحمان، جلد ۳ اور ۴ صفحہ ۴۸ طبع دارالاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ ،کراچی پاکستان)

(نیک) اعمال

بیٹا! خبردار احسان اور نیک اعمال سے مغرور نہ ہونا اور اسے بزرگ مت شمار کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

(اختصاص شیخ مفید صفحہ ۳۳۶)

بیٹا! نیک عمل کی طرف سبقت کرو۔ اس سے قبل کی تمہاری موت دستک دیدے اور اس سے پہلے کہ پہاڑ اور چاند وسورج ایک جگہ جمع ہو جائیں۔

(اختصاص شیخ مفید صفحہ ۱۶۵)

بیٹا! دوسروں کے ساتھ کئے گئے اپنے نیک عمل اور احسان کے سلسلے میں مغرور مت ہونا۔ جو بھی نیک کام کرتے ہو وہ تمہاری نظر میں بڑا نہیں ہونا چاہئے ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے۔

(حقوق اولاد اور ہدایات اہل بیت ۱۳۲ ناشر: تنظیم المکاتب لکھنو، انڈیا)

بزرگوں کے ساتھ

بیٹا! بزرگوں کا کہنا مانو۔

بیٹا! اپنے سے بڑوں کے ساتھ مذاق نہ کرو۔

(تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین محلی وعلامہ جلال الدین سیوطی، جلد ۵ صفحہ ۶۹ مکتبہ، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان)

بیٹا! بڑوں کے سامنے طویل گفتگو نہ کرو۔

(تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین محلی وعلامہ جلال الدین سیوطی، جلد ۵ صفحہ ۶۹ مکتبہ، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان)

بیٹا! راستہ میں بزرگوں سے آگے نہ چلو۔

(تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین محلی وعلامہ جلال الدین سیوطی، جلد ۵ صفحہ ۷۰ مکتبہ، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان)

تکبر

بیٹا! خبردار تکبر نہ کرنا اور دوسروں پر فخر ومباہات نہ کرنا ورنہ ابلیس کے ساتھ اس کے گھر میں ہمنشین ہوگے۔

(اختصاص شیخ مفید صفحہ ۳۳۴)

بیٹا! سرکشی، تکبر، دوسروں پر برتری جتانا اور دوسروں پر فخر ومباہات کرنا چھوڑ دو۔ جان لو کہ آخر کار قبر میں مسکن بناؤ گے۔

(اختصاص شیخ مفید صفحہ ۳۳۴)

بیٹا! اس شخص پر وائے ہو جو سرکشی کرتا ہے۔ وہ شخص کیسے تکبر کرتا ہے درآنحالیکہ وہ مٹی سے خلق ہوا ہے اور پھر مٹی میں مل جائے گا اور نہیں جانتا کہ کہاں جائے گا!؟ داخل بہشت ہوگا کہ رستگار ہوگا یا واصل جہنم ہوگا کہ کھلم کھلا نقصان دیکھے گا اور ناامید وپشیمان ہوگا۔

(اختصاص شیخ مفید صفحہ ۳۳۴)

بیٹا! مغرور اور متکبر مت بنو۔

(تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین محلی وعلامہ جلال الدین سیوطی، جلد ۵ صفحہ ۷۰ مکتبہ، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان)

پرہیز کرو

بیٹا! ہمیشہ شر سے دور رہو تاکہ شر تم سے دور رہے اس لئے کہ شر سے ہی شر پیدا ہوتا ہے۔

(قصص القرآن ،تالیف محمد حفظ الرحمان ،جلد ۳ اور ۴ صفحہ ۴۸ طبع دارالاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ ،کراچی پاکستان)

بیٹا! بیوقوف اور نادان لوگوں سے گریزاں رہو۔

(تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین محلی وعلامہ جلال الدین سیوطی، جلد ۵ صفحہ ۶۹ مکتبہ، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان)

بیٹا! بیہودہ باتیں مت کرو۔

(تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین محلی وعلامہ جلال الدین سیوطی، جلد ۵ صفحہ ۷۰ مکتبہ، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان)

بیٹا! بداصلوں سے امید وفا مت کرو۔

(تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین محلی وعلامہ جلال الدین سیوطی، جلد ۵ صفحہ ۶۹ مکتبہ، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان)

بیٹا! کسی کو بھی سب کے سامنے شرمندہ نہ کرو۔

(تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین محلی وعلامہ جلال الدین سیوطی، جلد ۵ صفحہ ۷۰ مکتبہ، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان)

بیٹا! آنکھیں مٹکا کے اشارہ مت کرو۔

(تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین محلی وعلامہ جلال الدین سیوطی، جلد ۵ صفحہ ۷۰ مکتبہ، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان)

بیٹا! کہی ہوئی بات بار بار مت دہراؤ۔

(تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین محلی وعلامہ جلال الدین سیوطی، جلد ۵ صفحہ ۷۰ مکتبہ، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان)

بیٹا! بات کرتے وقت ہاتھ مت چباؤ۔

(تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین محلی وعلامہ جلال الدین سیوطی، جلد ۵ صفحہ ۷۰ مکتبہ، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان)

بیٹا! مرنے کے بعد کسی کو برائی سے یاد نہ کرو کہ یہ فائدہ ہے (اسی میں بھلائی میں ہے)

(تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین محلی وعلامہ جلال الدین سیوطی، جلد ۵ صفحہ ۷۰ مکتبہ، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان)

بیٹا! جہاں تک ہو سکے لڑائی اور خصومت سے بچو۔

(تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین محلی وعلامہ جلال الدین سیوطی، جلد ۵ صفحہ ۷۰ مکتبہ، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان)

بیٹا! اپنا کھانا دوسرے کے دسترخوان پر مت کھاؤ۔

(تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین محلی وعلامہ جلال الدین سیوطی، جلد ۵ صفحہ ۷۰ مکتبہ، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان)

بیٹا! دن چڑھے تک مت سوتے رہو۔

(تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین محلی وعلامہ جلال الدین سیوطی، جلد ۵ صفحہ ۷۰ مکتبہ، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان)

بیٹا! دوسروں کی بات چیت میں دخل نہ دو۔

(تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین محلی وعلامہ جلال الدین سیوطی، جلد ۵ صفحہ ۷۰ مکتبہ، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان)

بیٹا! ادھر ادھر تا نک جھانک نہ کرو۔

(تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین محلی وعلامہ جلال الدین سیوطی، جلد ۵ صفحہ ۷۰ مکتبہ، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان)

بیٹا! کسی کے مرنے سے شماتت نہ کرو۔ کسی بیمار کا مذاق مت اڑاؤ اور کسی کو نیک کام انجام دینے سے نہ روکو۔

(مجموعہ ورام صفحہ ۴۲۱)

پرخوری سے پرہیز

بیٹا! جب معدہ غذا سے پر ہو جاتا ہے تو فکر سو جاتی ہے۔حکمت کی زبان گنگ ہو جاتی ہے اور اعضاء بدن عبادت سے عاجز ہو جاتے ہیں۔

(مکارم الاخلاق بحوالہ حقوق اولاد و ہدایات اہل بیت صفحہ ۱۲۰ ناشر: تنظیم المکاتب، لکھنو، انڈیا)

حکمت

بیٹا! حکمت و دانائی مفلس کو بادشاہ بنا دیتی ہے۔

(قصص القرآن، تالیف محمد حفظ الرحمان، جلد ۳ اور ۴ صفحہ ۴۸ طبع دارالاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی پاکستان)

بیٹا! میں نے سات ہزار حکمت کی باتیں یاد کی ہیں۔لیکن تم ان میں صرف چار یاد کرلو تو میرے ساتھ داخل بہشت ہو جاؤ گے۔

(۱) اپنی کشتی کو مضبوط و مستحکم بناؤ۔اس لئے کہ تمہارا دریا گہرا ہے۔

(۲) اپنا بار ہلکا کرلو چونکہ سختی اور پر پیچ وخم راہیں سامنے ہیں۔

(۳) اپنے ہمراہ زیادہ توشہ رکھو کیوں کہ سامنے دور دراز کا سفر ہے۔

(۴) خالص اعمال انجام دو اس لئے کہ جو تمہارے اعمال کو تولے گا وہ ہر چیز سے آگاہ اور باخبر ہے۔

(اختصاص شیخ مفید صفحہ ۳۳۷)

بیٹا! تم حکمت سیکھو۔اس کے ذریعہ تم شرافت اور بزرگی حاصل کرو گے۔حکمت سیکھنا آدمی کی دینداری کی علامت ہے اور یہ حکمت و معرفت ہی ہے جو آدمی کو غلامی سے آزاد، فقیری سے امیری اور چھوٹوں کو بڑوں پر برتری بخشتی ہے۔فقیروں کو بادشاہ کی جگہ بٹھا دیتی ہے۔شریفوں کی شرافت اور بزرگوں کی بزرگی میں مزید اضافہ کرتی ہے۔مالدار کو بزرگی عطا کرتی ہے۔

بیٹا! اولاد آدم یہ کیسے گمان کرتا ہے کہ وہ دین و معاشرہ کی ضروری باتیں حکمت کے بغیر حاصل ہو جائیں گی؟ حالانکہ خداوند عالم نے دین کی باتیں بغیر علم و حکمت کے کسی کے لئے بھی

نہیں قرار دیں ! میرے فرزند ! اطاعت وفرماں برداری کی مثال بے جاں جسم اور بے آب زمین کی سی ہے ۔جس طرح کوئی بھی جسم بغیر روح کے فائدہ نہیں رکھتا اسی طرح بے آب زمین آباد نہیں ہوتی ۔اسی طرح حکمت بھی بغیر اطاعت و بندگی کے مؤثر نہیں ہوتی ۔

(حقوق اولاد اور ہدایات اہل بیت صفحہ ۲۲۴، ناشر: تنظیم المکاتب ،لکھنو، انڈیا)

حلال وحرام

بیٹا! چھوٹے چھوٹے حلال کا بھی شمار کیا گیا ہے تو بڑے حرام کا حساب کیوں نہیں ہوگا!؟

(اختصاص مفید صفحہ ۳۳۶)

بیٹا! خاموشی میں کبھی بھی ندامت نہیں اٹھانی پڑتی ہے ۔کلام اگر چاندی ہے تو سکوت سونا ۔

(قصص القرآن ،تالیف محمد حفظ الرحمان ، جلد ۳ اور ۴ صفحہ ۴۸ طبع دارالاشاعت اردو بازار ، ایم اے جناح روڈ ، کراچی پاکستان)

دنیا

'یابنی !ان الدنیا بحر عمیق وقد هلك فیها عالم کثیر فاجعل سفینتك فیها الایمان واجعل شراعها التوکل واجعل زادك فیها تقوی اللہ فان نجوت فبرحمۃ اللہ وان هلکت فبذنوبك ۔'

بیٹا! دنیا ایک گہرا اور عمیق سمندر ہے جس میں بہت سی مخلوق غرق ہو چکی ہیں ۔لہٰذا! اس سمندر میں تمہارا سفینہ خدا پر ایمان ہونا چاہئے جس کا بادباں توکل ،جس کا زاد راہ خدا کا تقویٰ ہو ۔اگر تم نے اس سمندر سے نجات پالی تو سمجھو کہ رحمت خدا کی برکت سے ہے اور اگر ہلاک ہو گئے تو جان لو کہ اپنے گناہوں کی بدولت ہے ۔

(اصول کافی ج ۱ صفحہ ۱۳)

'یابنی! ان الدنیا بحر عمیق قد غرق فیها عالم کثیر فلتکن سفینتك فیها تقوی اللہ وحشوها الایمان و شراعها التوکل و قیمتها العقل و دلیلها العلم و سکاها البصر ۔'

بیٹا! دنیا ایک عمیق اور گہرا سمندر ہے جس میں بہت بڑی دنیا غرق ہو چکی ہے اس سمندر میں تمہاری کشتی، خدا کا تقویٰ ہونا چاہئے اور زاد راہ، توشہ ایمان، اس کا بادباں، توکل، ناخدا، عقل اور راہنما، علم اور اس کا ساکن، صبر و شکیبائی۔

(تفسیر نمونہ زیر نظر آیۃ ا۔۔ناصر مکارم شیرازی جلد ۹ صفحہ ۴۳۲ ناشر مصباح القرآن ٹرسٹ)

بیٹا! اس دنیا میں لوگوں سے لڑائی نہ کرو۔ اس لئے کہ ان کی وجہ سے لوگ تمہاری طرف اپنے دل میں نفرت اور کینہ رکھیں گے۔

(بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۴۱۹)

بیٹا! خبردار! تم اس دنیا سے کچھ سرمایہ لئے چلے جاؤ اس حال میں کہ اپنے کام کو اور اپنے اموال کو دوسرں کی سرپرستی میں کر جاؤ اور اسے اپنے امور کا حاکم بنادو۔

(اختصاص مفید صفحہ ۳۳۲)

بیٹا! دنیا سے، اس کے گناہوں سے اور شیطان سے ہرگز مطمئن نہ ہونا۔

(اختصاص مفید صفحہ ۳۳۲)

بیٹا! دنیا کو اپنی تکیہ گاہ نہ قرار دو اور اپنا دل، دنیا میں مشغول نہ کرو۔ اس لئے کہ خداوند عالم نے دنیا سے زیادہ پست کوئی اور چیز نہیں خلق کی ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا نے دنیا کی نعتوں کو اطاعت کرنے والوں اور نیکوکاروں کے لئے بدلہ نہیں قرار دیا ہے اور دنیا کی بلاء و مصیبت کو بھی گناہگاروں کی سزا نہیں قرار دیا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۴۱۲)

بیٹا! دنیا کے معاملات میں اس طرح داخل نہ ہو کہ تمہاری آخرت کو نقصان پہونچائے اور اسی طرح دنیاوی معاملات کو اس طرح ترک نہ کرو کہ دوسرں کے لئے سر کا بوجھ بن جاؤ (کوئی کام دھندہ نہ کرو اور دوسروں کے ٹکڑوں پر زندگی بسر کرو)۔

(مجموعہ ورام صفحہ ۶۵ اور بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۴۱۱ پر تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ بیان ہوئی ہے)

بیٹا! دنیا کے مال و دولت کو زیادہ نہ بڑھاؤ۔ اس لئے کہ اس کی حقیقت سے تم غافل اور بے خبر ہو اور جس کی طرف قدم بڑھا رہے ہو اس پر غور و فکر کرنا۔

(اختصاص صفحہ ۳۳۵)

بیٹا! دنیا کو قید خانہ قرار دو تا کہ آخرت بہشت ہو جائے۔

(اختصاص مفید صفحہ ۳۳۵)

بیٹا! اپنی دنیا کو آخرت کے بدلے بیچ ڈالو اس طرح دونوں سے فائدہ اٹھاؤ گے اور آخرت کو اپنی دنیا کے بدلہ فروخت نہ کرو کہ دونوں جگہ نقصان اٹھاؤ گے۔

(حقوق اولاد اور ہدایات اہل بیت صفحہ ۲۴۲ ناشر، تنظیم المکاتب، لکھنو، انڈیا)

دوست

بیٹا! جاہل سے دوستی نہ کرو کہ وہ سمجھنے لگے کہ تجھ کو اس کی جاہلانہ باتیں پسند ہیں اور دانا کے غصہ کو لاپرواہی میں نہ ٹال دینا کہ کہیں وہ تم سے جدائی اختیار نہ کر لے۔

(قصص القرآن، تالیف محمد حفظ الرحمان، جلد ۳ اور ۴ صفحہ ۴۸ طبع دارالاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی پاکستان)

بیٹا! اپنے دوست اور والد کے دوست کو محبوب رکھو۔

(قصص القرآن، تالیف محمد حفظ الرحمان، جلد ۳ اور ۴ صفحہ ۴۸ طبع دارالاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی پاکستان)

بیٹا! دوست کو مصیبت کے وقت آزماؤ۔

(تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین محلی وعلامہ جلال الدین سیوطی، جلد ۵ صفحہ ۶۹ مکتبہ، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان)

بیٹا! نفع اور نقصان دونوں میں دوست کو پرکھو۔

(مذکورہ حوالہ)

بیٹا! زیرک اور دانا کو دوست بناؤ۔

(مذکورہ حوالہ)

بیٹا! دوستوں کو عزیز جانو۔

(مذکورہ حوالہ)

بیٹا! دوست اور دشمن سب سے خندہ پیشانی سے ملو۔

(مذکورہ حوالہ)

بیٹا! اپنے مال کو دوست اور دشمن سب کو دکھاتے مت پھرو۔

(مذکورہ حوالہ)

بیٹا! اپنے دوستوں کی تعداد بڑھاؤ اور دشمنوں سے بے فکر مت رہو۔اس لئے کہ ان کے دلوں میں کینہ اس طرح پوشیدہ رہتا ہے جس طرح راکھ کے نیچے پانی۔

(اختصاص مفید صفحہ ۳۳۳)

بیٹا! اچھے دوسر گوشہ نشینی اور تنہائی سے بہتر ہیں۔

(بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۴۱۴)

بیٹا! اپنے لئے ہزار دوست منتخب کرلو اور یہ جان لو کہ وہ ایک ہزار دوست بھی کم ہیں اور کسی کو بھی دشمن نہ بناؤ اس لئے کہ وہ ایک بھی بہت ہے۔

(امالی شیخ صدوق صفحہ ۵۹۷)

"یابنی !الوحدۃ خیر من صاحب السوء"

بیٹا! برے ہمنشین اور دوست سے بہتر تنہائی ہے۔

(حقوق اولاد اور ہدایات اہل بیت صفحہ ۱۴۶، ناشر، تنظیم المکاتب، لکھنو، انڈیا)

بیٹا! لوہے کو ادھر سے ادھر منتقل کرنا برے دوست سے بہتر ہے۔میرے فرزند! میں نے پتھروں کو منتقل کیا ہے لیکن اسے برے دوستوں سے سنگین نہیں پایا۔

(حقوق اولاد اور ہدایات اہل بیت صفحہ ۱۴۶، ناشر، تنظیم المکاتب، لکھنو، انڈیا)

بیٹا! فاسق سے دوستی کرنے سے بہتر مومن سے دشمنی کرنا ہے۔اے میرے لاڈلے! اگر تو مومن پر ظلم کرے گا تو وہ اس کے بدلے تم پر ظلم نہیں کرے گا اور اگر اس کے خلاف کوئی کام کروگے تو وہ اسے درگزر کردے گا اور راضی بھی رہے گا۔لیکن فاسق خدا کے حق کی رعایت نہیں کرتا تو تمہارے حق کی کیا رعایت کرے گا!۔

(اختصاص شیخ مفید صفحہ ۳۳۳)

بیٹا! جب تم دیکھو کہ تمہارے دوست ایک راہ پر چل رہے ہیں اور سعی و کوشش میں مصروف ہیں تو تم بھی کوشش میں لگ جاؤ۔

(تفسیر نمونہ زیر نظر آیتہا۔۔۔ناصر مکارم شیرازی جلد ۹ صفحہ ۴۳۳ ناشر مصباح القرآن ٹرسٹ)

بیٹا! فاسقوں اور بدکاروں کے ہم نشین نہ بنو کہ وہ کتوں کے مانند ہیں۔ اگر تمہارے پاس کوئی چیز پائیں گے تو کھالیں گے اور اگر کچھ نہ پائیں گے تو تمہاری مذمت و برائی کریں گے اور تمہاری رسوائی کے درپے ہوں گے۔ ان کی محبت بس تھوڑی ہی دیر کی ہوتی ہے۔

(اختصاص شیخ مفید صفحہ/ ۳۳۳)

دعا

بیٹا! اپنی حاجتوں کے قبول ہونے کے لئے دعا سے تھک نہ جاؤ۔ اس لئے کہ حاجتوں کا پورا ہونا صرف خدا کے ہاتھ میں ہے۔ جو خاص زمانہ اور خاص وقت رکھتا ہے۔ مگر اس کی بارگاہ میں میلان اور رغبت کے ساتھ متوجہ رہو۔ اپنی حاجتوں کو اس سے طلب کرو اور وقت دعا اپنی انگلیوں کو اس کی طرف حرکت دو۔

(بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ/ ۴۲۰)

ذلت

بیٹا! خود کو معاشرہ میں ذلیل نہ کرو۔ ورنہ بے عزت ہو جاؤ گے۔

(اختصاص مفید/ ۳۳۲)

روزہ

بیٹا! روزہ اس طرح رکھو کہ وہ تمہارے خواہشات کی جڑیں کاٹ دے۔ روزہ اس طرح نہ رکھو کہ وہ تم کو نماز پڑھنے سے روک دے۔ اس لئے اللہ کے نزدیک نماز، روزہ سے بھی افضل عمل ہے۔

(مستدرک الوسائل جلد ۳ صفحہ ۱۴۳)

زبان

بیٹا! جو شخص اپنی زبان کی حفاظت نہیں کرتا وہ پشیمان ہوتا ہے۔

(اختصاص شیخ مفید/ ۳۳۲)

بیٹا! تم کبھی بھی بدزبان شخص سے فریب نہ کھانا۔اس لئے کہ نافرمانی کی وجہ سے اس کے دل پر مہر لگا دی گئی ہے،اس کے اعضاء بولتے ہیں لیکن اسی کے خلاف۔

(اختصاص شیخ مفید/ ۳۳۶)

بیٹا! زبان کو قابو میں رکھو۔

(تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین محلی وعلامہ جلال الدین سیوطی، جلد ۵ صفحہ ۶۹ مکتبہ، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان)

بیٹا! جان لو کہ دانا کی زبان میں خدا کی طاقت ہوتی ہے۔ان میں سے کوئی کچھ نہیں بولتا مگر یہ کہ اس بات کو اللہ اس طرح کہنا چاہتا ہو۔

(قصص القرآن، تالیف محمد حفظ الرحمان، جلد ۳ اور ۴ صفحہ ۴۸ طبع دارالاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی پاکستان)

سفر

بیٹا! جب تم سفر کرو تو اپنے ساتھ اسلحہ، لباس، خیمہ، پانی اور سینہ پرونے کے وسائل اور ضروری دوائیں کہ جس سے تم اور تمہارے ساتھی استفادہ کر سکتے ہیں، لے لیا کرو۔اپنے ہم سفر کے ساتھ اللہ کی نافرمانی کے علاوہ تمام امور میں ہاتھ بٹاؤ۔

بیٹا! جب کسی گروہ کے ساتھ سفر کرو تو اپنے کاموں میں ان سے مشورہ کر لیا کرو۔ان سے خندہ پیشانی سے پیش آؤ۔جو کچھ زادراہ تمہارے پاس ہو اس میں سخاوت سے کیا کرو۔تمہارے ساتھی جب بھی تمہیں بلائیں فوراً جواب دیا کرو اور اگر تمہاری مدد کے طالب ہیں تو فوراً ان کی مدد کیا کرو۔جتنا ہو سکے سکوت اختیار کرو۔

(تفسیر نمونہ زیر نظر آیۃ ا۔۔ناصر مکارم شیرازی جلد ۹ صفحہ ۴۲۳ ناشر مصباح القرآن ٹرسٹ)

سواری

بیٹا! اگر ممکن ہو تو سواری اور تیر اندازی سیکھ لو۔

(تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین محلی وعلامہ جلال الدین سیوطی، جلد ۵ صفحہ/ ۷۰ مکتبہ، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان)

بیٹا! سواری اور آب وغذا جو کہ تمہارے پاس ہے اس میں سخاوت سے کام لیا کرو۔

(تفسیر نمونہ زیر نظر آیۃ ا۔۔ناصر مکارم شیرازی جلد ۹ صفحہ ۴۲۳ ناشر مصباح القرآن ٹرسٹ)

سلام

بیٹا! لوگوں سے گفتگو کرنے سے پہلے خود سلام کرو اور مصافحہ میں سبقت کرو۔

(اختصاص مفید صفحہ/ ۳۳۳)

ظلم

بیٹا! فقیری اور محتاجی دوسروں پر ظلم کرنے سے بہتر ہے۔

(اختصاص مفید صفحہ/ ۳۳۲)

بیٹا! جس پر تم نے ظلم کیا ہے اس پر گریہ نہ کرو بلکہ اس گناہ پر گریہ کرو جو تم نے اپنے نفس پر کیا ہے۔ جب تمہاری طاقت، قدرت اور عہدہ کم مرتبہ لوگوں پر ظلم کرنے پر آمادہ کرے تو خداوند عالم کی اس قدرت وطاقت کو یاد کرو جو اسے تم پر حاصل ہے۔

(مجموعہ ورام صفحہ/ ۴۲۲)

علمائے حق

بیٹا! علماء سے مجادلہ اور جھگڑے کی عادت نہ ڈالو ورنہ وہ تمہارے دشمن ہو جائیں گے۔

(مجموعہ ورام صفحہ/ ۷۷)

بیٹا! تیرے دسترخوان پر ہمیشہ نیکو کاروں کا اجتماع رہے تو بہتر ہے اور رائے مشورہ صرف

علماء حق سے ہی لینا۔

(قصص القرآن، تالیف محمد حفظ الرحمان، جلد ۳اور ۴ صفحہ ۴۸ طبع دارالاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ ،کراچی پاکستان)

عاقبت کی فکر

بیٹا! تم سے پہلے کے لوگوں نے اپنی اولا د کے لئے بہت کچھ مال و دولت جمع کیا تھا۔لیکن نہ وہ جمع کی ہوئی دولت باقی رہی اور نہ ہی وہ لوگ جن کے لئے دولت جمع کی گئی تھی ۔یقیناً تم ایک مزدور بندے کی طرح ہو جسے کچھ کام کرنے کو کہا گیا ہے اور اس پر اجرت بھی معین ہے ۔لٰہذا! اپنا کام پورا کرو اور مزدوری بھی پوری لو۔میرے عزیز فرزند! تم اس دنیا میں اس بھیڑ کے مانند ہو جو کسی سرسبز کھیت اور چراگاہ میں پڑ جائے اور لالچ میں اتنا کھالے کہ موٹا تازہ ہو جائے ۔مگر اس سے غافل رہے کہ اس کی موت اس کے فربہ ہونے ہی کے وقت ہے ۔

بیٹا! دنیا کو ایک پل کے مانند مانو جو کسی نہر کے اوپر بنایا گیا ہے ۔تو اس کے اوپر سے گزرنے والا ہے، اسے چھوڑنے والا ہے اور اپنی زندگی کے آخر تک اس طرف پلٹنے والا نہیں ہے ۔اسے ویران کر دو آباد مت کرو۔کیونکہ تم اس کے آباد کرنے اور بنانے پر مامور نہیں ہو۔جان لو کہ جب کل قیامت میں خدا کے سامنے کھڑے ہو گے تو تم سے چار چیزوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور وہ مندرجہ ذیل ہیں :

(۱) جوانی کے بارے میں سوال ہوگا کہ اسے کس راہ میں گزارا۔

(۲) عمر کے بارے میں سوال ہوگا کہ اسے کس راہ میں خرچ کیا۔

(۳اور ۴) مال و دولت اور طاقت کے سلسلے میں سوال ہوگا کہ کہاں سے حاصل کی اور کس راہ میں خرچ کیا۔

پس تم ان سوالوں کے جواب فراہم کرو۔

میرے پیارے فرزند! دنیا سے جو کچھ گزر جائے اس پر کف افسوس نہ ملو۔اس لئے کہ اس کے تھوڑے سے سرمایہ کو بقاء و دوام حاصل نہیں ہے ۔جو اس سے زیادہ حاصل ہوا ہے وہ بھی بلاء

وصیبت سے محفوظ نہیں رہے گا۔لہٰذا! قیامت کے لئے آمادہ ہو جاؤ۔ وہاں کی باتوں کے سلسلے میں ڈرتے رہو۔ اپنے کام میں کوشش کرو۔ اپنے چہرے سے غفلت کا پردہ اٹھادو۔ اپنے پروردگار کے احسان کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ نعمت الٰہی کا شکریہ ادا کرو۔ اپنے دل میں توبہ کو تازہ رکھو۔ فرصت کے لمحات میں نیکیوں کی طرف جلدی قدم بڑھاؤ، اس قبل کہ تمہارا قصد کیا جائے۔ تمہاری موت تم تک پہونچ جائے اور تمہاری آرزؤں کے درمیان حائل ہو جائے۔

(الکافی جلد ۲ صفحہ/ ۱۳۴، مجموعہ ورام صفحہ/ ۳۹۱ وغیرہ)

غضب وغصہ

بیٹا! جس کو تم نے اپنے عمل سے غیض وغضب میں مبتلا کیا ہے، اس کے گھر میں کیسے رہو گے؟ جس کی تم نے نافرمانی کی ہے، اس کے پڑوس میں کیسے رہو گے؟

(اختصاص شیخ مفید صفحہ/ ۳۳۶)

بیٹا! غیض وغضب سے بچو۔ اس لئے کہ شدت غضب دانا کے دل کو مردہ بنا دیتی ہے۔

(قصص القرآن، تالیف محمد حفظ الرحمان، جلد ۳ اور ۴ صفحہ ۴۸ طبع دارالاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ ، کراچی پاکستان)

بیٹا! غصہ میں بھی سنجیدہ بات کرو۔

(تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین محلی وعلامہ جلال الدین سیوطی، جلد ۵ صفحہ/ ۷۰ مکتبہ، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان)

غوروفکر

بیٹا! آسمان وزمین، پہاڑ اور جو کچھ بھی خدا نے پیدا کیا ہے اس میں بہت زیادہ غوروفکر کرو۔ اس لئے کہ جہان ہستی میں تفکر اور تدبر کرنا بہترین نصیحت دینے اور تمہارے دل کو بیدار کرنے والا ہے۔

(اختصاص شیخ مفید صفحہ ۱۵۲)

غربت وفقیری

بیٹا! میں نے صبر (ایلو یعنی ایک قسم کی کڑوی گھاس یا جڑی بوٹی ہے) کا مزہ چکھا ہے اور اس کے درخت کی چھال کو بھی کھایا ہے۔ لیکن فقیری سے زیادہ کسی بھی چیز کو کڑوا نہیں پایا۔ لہٰذا! اگر تم کبھی فقیری میں مبتلا ہو جاؤ تو ہرگز لوگوں کے سامنے اس کا اظہار نہ کرو۔ کیونکہ ایسی صورت میں لوگ تم کو حقیر سمجھیں گے اور تمہیں کوئی فائدہ بھی نہیں پہونچائیں گے۔

(کافی صفحہ ۲۲)

بیٹا! فقیری کی حالت میں تو اس ہستی کی طرف متوجہ ہو جا جس نے تجھے فقیری میں مبتلا کیا ہے اور تجھے محل آزمائش قرار دیا ہے۔ تو اسی سے مدد مانگ اس لئے کہ وہ اس بات پر قادر ہے کہ تیرے کام میں کشادگی پیدا کر دے۔

(حقوق والدین اور ہدایات اہل بیت صفحہ ۲۱۱ ناشر: تنظیم المکاتب، لکھنو، انڈیا)

گالی گلوج

بیٹا! لوگوں کو گالی نہ دو ورنہ تم اپنے ماں باپ کے گالی دینے کا سبب قرار پاؤ گے۔

(اختصاص شیخ مفید صفحہ ۳۳۶)

موت

بیٹا! ابن آدم کیسے سو جاتا ہے حالانکہ موت اسے تلاش کر رہی ہے۔ انسان کس طرح سے غافل ہو جاتا ہے حالانکہ اس سے غفلت نہیں برجاتی۔

(اختصاص شیخ مفید صفحہ ۳۳۴)

بیٹا! جس طرح تم سوتے ہو اسی طرح مرو گے اور جس طرح تم بیدار ہوتے ہو اسی طرح روز قیامت زندہ ہو گے۔

(مجموعہ ورام صفحہ ۵۷)

بیٹا! اگر موت کے بارے میں شک رکھتے ہو تو نیند کو اپنے سے دور کر دو۔ حالانکہ اس کام پر تم قادر نہیں ہو۔ اگر قیامت کے سلسلے میں شک کرتے ہو تو خواب سے بیدار ہونے کو روک لو حالانکہ تم اس پر بھی قادر نہیں ہو۔ اگر ان مسائل کے بارے میں غور و فکر کرو گے تو جان لو گے کہ تمہاری جان

دوسرے قبضہ میں ہے ۔اس طرح تمہاری نیند موت کے برابر اور خواب کے بعد بیدار ہونا، موت کے بعد زندہ ہونے کے برابر ہوگی ۔

(بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۴۱۷)

مشورہ

بیٹا! اگر تم سے کوئی مشورہ چاہے تو صحیح اور صائب نظریہ حاصل کرنے کی کوشش کرو ۔اچھی طرح غور فکر اور سوچ کے بغیر جواب نہ دو ۔اپنی ساری قوتوں کو مشورہ کے جواب کے لئے استعمال کرو ۔کیونکہ جو شخص طالب مشورہ کو اپنے خالص ترین نظریہ سے نہ نوازے، سوچ بچار کی نعمت اس سے چھین لی جاتی ہے ۔

(تفسیر نمونہ زیر نظر آیۃ ا ۔۔ناصر مکارم شیرازی جلد ۹ صفحہ ۴۲۳ ناشر مصباح القرآن ٹرسٹ)

مہمان

بیٹا! مہمان سے کام نہ لو ۔

(تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین محلی وعلامہ جلال الدین سیوطی، جلد ۵ صفحہ ۷۰ مکتبہ، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان)

بیٹا! مہمان کے سامنے کسی پر غصہ مت کرو ۔

(تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین محلی وعلامہ جلال الدین سیوطی، جلد ۵ صفحہ ۷۰ مکتبہ، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان)

نصیحت

بیٹا! تم لوگوں سے نصیحت حاصل کرو اس سے قبل کہ لوگ تم سے عبرت حاصل کریں اور تم لوگوں کے لئے سامان عبرت قرار پاؤ ۔

(اختصاص مفید صفحہ ۳۳۱)

بیٹا! اوروں کو نصیحت کرنے سے پہلے خود بھی عمل پیرا ہو ۔

(تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین محلی وعلامہ جلال الدین سیوطی، جلد ۵ صفحہ ۶۹ مکتبہ، دارالاشاعت اردو بازار ایم

اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان)

نفس پر قابو

بیٹا! اگر تم چاہتے ہو کہ سرداری، عزت اور دنیا تمہارے پاس رہے تو لوگوں کے مال و دولت سے منہ موڑلو اور لالچ کی جڑ کو کاٹ دو۔ اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیغمبر اور سچے اولیاء جہاں کہیں بھی پائے گئے (زندگی کے ہر لمحہ میں) وہ لالچ کو دور کرنے کے درپے رہے ہیں۔

(بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ/ ۴۱۹)

بیٹا! اپنے نفس کو خواہشات اور لالچ سے روکو۔ اس لئے کہ اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو نہ بہشت میں جاؤ گے اور نہ ہی اس کا چہرہ دیکھ سکو گے۔

(اختصاص مفید صفحہ/ ۳۳۴)

نماز

بیٹا! نماز قائم کرو۔

(سورہ لقمان/ ۱۷)

بیٹا! نماز زیادہ پڑھو۔

(تفسیر نمونہ زیر نظر آیۃ ا۔۔ناصر مکارم شیرازی جلد ۹ صفحہ ۴۲۳ ناشر مصباح القرآن ٹرسٹ)

بیٹا! کبھی بھی نماز کو اول وقت کی تاخیر کے ساتھ نہ پڑھو۔

(تفسیر نمونہ زیر نظر آیۃ ا۔۔ناصر مکارم شیرازی جلد ۹ صفحہ ۴۲۳ ناشر مصباح القرآن ٹرسٹ)

بیٹا! جماعت کے ساتھ نماز پڑھو خواہ تم سخت ترین حالت میں ہو۔

(تفسیر نمونہ زیر نظر آیۃ ا۔۔ناصر مکارم شیرازی جلد ۹ صفحہ ۴۲۳ ناشر مصباح القرآن ٹرسٹ)

نوٹ: (آیۃ ا۔۔ناصر مکارم شیرازی آیت ''اقم الصلوٰۃ'' کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ جناب لقمان مبدا و معاد کو محکم کرنے کے بعد جو کہ مذہب کے تمام اعتقادات کی بنیاد ہے، اہم اعمال یعنی نماز کے بارے میں فرماتے ہیں: بیٹا! نماز قائم کرو۔ اس لئے کہ نماز خالق سے بہترین اور اہم رابطہ کی چیز ہے۔ نماز تمہارے دل کو بیدار، روح کو صاف اور زندگی کو روشن کرتی ہے۔ تمہاری جان سے

گناہوں کو دھو دیتی ہے۔تمہارے دل کی دنیا میں ایمان کا نور پھیلاتی ہے اور برائی سے روکتی ہے)۔

(تفسیر نمونہ، زیر نظر آیۃ ا۔۔۔ناصر مکارم شیرازی جلد ۹ صفحہ ۵۲)

بیٹا! نماز قائم کرو۔اس لئے کہ نماز خدا کے دین میں خیمہ کے ستون کے مانند ہے ۔اگر ستون باقی رہے تو خیمہ باقی ہے ۔اس کی رسی، میخ کھونٹی اور سایہ خیمہ بھی مفید رہے گا۔لیکن اگر ستون اور خیمہ ہی باقی نہ رہے تو کھونٹی، رسی اور سایہ سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

(بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۴۳۵)

یتیم

بیٹا! یتیم کا مال نہ کھاؤ۔ورنہ روز قیامت رسوا ہو جاؤ گے اور اس دن اس مال کا نقصان یتیم کی طرف پلٹانے پر مجبور کئے جاؤ گے۔

(اختصاص شیخ مفید صفحہ/ ۱۳۴)